السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال یہ ہے کہ عشق کا لفظ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کےلئے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، قرآن وحدیث سے واضح کریں اور ساتھ ہی عشق لفظ کی لفظی تشریح مستند کتب سے درج کریں۔ (محمد شارخ، میانوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن حکیم اور حدیث رسول میں اللہ کےلئے اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کےلئے جولفظ کثرت سے آیا ہے وہ محبت ہے جیسے اللہ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو!جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (یادرکھے) عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

اے معاذ یقیناً میں تیرے ساتھ محبت کرتا ہوں"۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے "اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں"۔ (مسند احمد 5/230، 244رقم 22119، ابوداؤد 1022، صحیح ابن خزیمہ 751، صحیح ابن حبان 2020)

قرآن حکیم میں محبت کے الفاظ والی کئی ایک آیات ہیں اوراسی طرح احادیث صحیحہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم ایک دوسرے کےلئے محبت کا لفظ استعمال کرنا چاہیے اوریہ بھی یادرہے کہ قرآن حکیم اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی صحیح حدیث میں عشق کا لفظ استعمال نہیں کیاگیا۔البتہ ایک مصنوعی، بناوٹی اورجعلی روایت میں لفظ عشق استعمال ہوا ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرکے یوں بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے عشق کیا اورچھپایا اورپاکباز رہااورمرگیا وہ شہید ہے۔"

یہ روایت تاریخ بغداد 5/166، 262، 6/50، 51، 11/298، 13/184تاریخ دمشق، العلل المتناہیہ وغیرھا کتب میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ میں اسے موضوع (من گھڑت) قراردیا ہے۔ (رقم 309) معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے باغی اورکسی عشق کے مریض نے یہ روایت بنائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان کارزار میں قتل ہونے والوں کے علاوہ، جل کر، غرق ہوکر، پیٹ کے مرض سے، ذات الجنب والے اورایسی عورت کو شہید قراردیا ہے جونفاس میں بچے کی ولادت پر فوت ہوجائے۔

قتیل عشق کو کہیں بھی شہید قرار نہیں دیا۔کسی قتیل لیلیٰ کی یہ کاروائی معلوم ہوتی ہے۔ امام ابن القیم رحمة اللہ علیہ نے زاد المعاد3/306، 307 میں اس پر بڑی نفیس بحث کی ہے اورفرمایا ہے کہ اس موضوع روایت سے دھوکا مت کھائیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہے اوراس کا آپ کے کلام میں سے ہونا جائز نہیں اس لئے کہ اللہ کے ہاں شہادت ایک بلند درجہ ہے جوصدیقیت کے رتبہ کے ساتھ ملایاگیا ہے اس کےلئے اعمال اوراحوال ہیں جواس کے حصول کی شروط ہیں۔اس کی دوقسمیں ہیں ایک عام اوردوسری خاص اورخاص توشہادت فی سبیل اللہ ہے اورعام شہادتیں پانچ ہیں جو صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہیں اورعشق ان میں سے ایک بھی نہیں ہے اورعشق ان میں سے کیسے ہوسکتا ہے یہ تو محبت میں اللہ کے ساتھ شرک ہے یہ دل اورروح پر کنٹرول کرتا ہے اورغیر کےلئے محبت پیدا کرتا ہے اس کے ذریعے شہادت کیسے پائی جاسکتی ہے۔ یہ محال ہے، عشق کا فساد ہر فساد سے بڑھ کر ہے بلکہ یہ روح کی خمر (شراب) ہے جواس کو مست کردیتی ہے اوراللہ کے ذکراوراس کی محبت اوراس کی مناجات سے لذت اورانس حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے اوردل کی عبودیت کو غیراللہ کےلئے واجب کردیتی ہے۔ بتاؤ جوکسی دوسرے آدمی کی عورت کے ساتھ عشق کرتا ہے یا امردلڑکوں اورزانیہ وبدکار عورت سے عشق کرتا ہے وہ اس عشق کی وجہ سے شہادت کا درجہ پالے گا۔ یہ توصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے خلاف ہے اورپھر عشق توان بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے جن کےلئے اللہ نے شرعی اورقدرتی علاج مقرر کیا ہے جبکہ جوشہادت حدیث میں بیان کی گئی ہے اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ الغرض لفظ عشق قرآن وحدیث میں کہیں وارد نہیں ہوااور عشق ایک بیماری ہے جس کا علاج کیا جانا چاہیے اورپھر یہ ہمارے عرف میں اچھے اوربرے دونوں معنوں میں مستعمل ہے اس لئے ایسے لفظ کا استعمال اللہ اوراس کے رسول کےلئے نہیں کرنا چاہیے کوئی شخص بھی یہ لفظ اپنی ماں، بہن اوربیٹی کےلئے استعمال کرنا پسند نہیں کرتا توپھر اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کےلئے کیسے پسند کرلیتا ہے۔ عشق کے معنی کےلئے مجلہ الدعوة کے دعوت واصلاح والے کالم میں تفصیل طبع ہوچکی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ :62

محدث فتویٰ